50 Questions About Belief

کتاب وسنت کی
روشنی میں

عقیدہ سے متعلق

۵۰

سوال وجواب

توحید

رسالت

ایمان

احسان

تقدیر

آخرت

ترتیب
مرکز وذکر
ترجمہ
مبصر الرحمن قاسمی

ناشر
دار حفیظ
اورنگ آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید کے دلائل:

س۔۱ : اصول ثلاثہ کونسے ہیں، جن کا ایک انسان پر جاننا ضروری ہے؟

ج: بندے کا اپنے رب کو جاننا، اپنے دین کو جاننا اور اپنے نبی ﷺ کو پہچاننا اصول ثلاثہ ہیں۔

س۔۲: تمہارا رب کون ہے؟

ج: میرا رب اللہ ہے، جس نے میری اور پورے جہانوں کی اپنے نعمت سے نگہداشت فرمائی، وہ میرا معبود ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (سب طرح کی تعریف خدا ہی کو (سزاوار) ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے) اللہ تعالیٰ کے علاوہ تمام چیزیں ایک عالم ہے اور اُس جہاں کا میں ایک حصہ ہوں۔

س۔۳ : رب کے کیا معنی ہے؟

ج: مالک، عبادت کے لائق، متصرف اور عبادت کا مستحق ہونا۔

س۔۴ : تم اپنے رب کو کیسے پہچانتے ہو؟

ج: میں اپنے رب کو اس کی نشانیوں اور اس کی مخلوق کے ذریعے پہچانتا ہوں، اس کی آیات یعنی نشانیوں میں لیل ونہار، سورج چاند، ساتوں آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے اندر ہے سب شامل ہیں۔ جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوا لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَهُنَّ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ [فصلت : 37]

(ترجمہ: اور رات اور دن اور سورج اور چاند اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو۔ بلکہ خدا ہی کو سجدہ کرو جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے اگر تم کو اس کی عبادت منظور ہے)

اور فرمان باری تعالیٰ ہے: [إِنَّ رَبَّكُمُ اللّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيثاً وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ أَلاَ لَهُ الْخَلْقُ وَالأَمْرُ تَبَارَكَ اللّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ [الأعراف : 54]

(ترجمہ: کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار خدا ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ وہی رات کو دن کا لباس پہناتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے دوڑتا چلا آتا ہے۔ اور اسی نے سورج اور چاند ستاروں کو پیدا کیا سب اس کے حکم کے مطابق کام میں لگے ہوئے ہیں۔ دیکھو سب مخلوق بھی اسی کی ہے اور حکم بھی (اسی کا ہے)۔ یہ خدا رب العالمین بڑی برکت والا ہے)

س۔ ۵ : تمہارا دین کیا ہے؟

ج: میرا دین اسلام ہے، اور اسلام کا مطلب ایک اللہ کی ذات کے لئے اپنے آپ کو حوالے کردینا اور اس کی فرمانبرداری میں آنا ہے، دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللّهِ الإِسْلاَمُ [آل عمران : 19]

(ترجمہ: دین تو خدا کے نزدیک اسلام ہے)

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: [وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِيناً فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ} [آل عمران : 85]

(اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہو گا وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہو گا)

اور ارشاد ربانی ہے:الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِيناً [المائدۃ: 3] (ترجمہ: آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا)

س۔٦ : دین کی بنیاد کیا ہے؟

ج: دین کے پانچ بنیادی ارکان ہیں: پہلا، اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے بندے اور رسول ہونے کی شہادت دینا، دوسرا نماز قائم کرنا، تیسرے زکوۃ دینا، چوتھا رمضان کے روزے رکھنا، اور پانچواں استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا۔

س۔٧ : ایمان کیا ہے؟

ج: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، اور تقدیر کے خیر وشر ہونے پر یقین رکھو۔ دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: : [آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّهِ وَمَلآئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ} [البقرۃ: 285] (ترجمہ: رسول (خدا) اس کتاب پر جو ان کے پروردگار کی طرف سے ان پر نازل ہوئی ایمان رکھتے ہیں اور مومن بھی۔ سب خدا پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں)

س۔٨ : احسان کیا ہے؟

ج: احسان یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو، جیسا کہ تم اُسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ کیفیت نہ ہو تو اس طرح عبادت کرو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے، دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: [إِنَّ اللّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَواْ وَّالَّذِينَ هُم مُّحْسِنُونَ} [النحل : 128] (ترجمہ: کچھ شک نہیں کہ جو پرہیز گار ہیں اور جو نیکوکار ہیں خدا ان کا مددگار ہے)

س۔۹ : تمہارے نبی کون ہیں؟

ج: میرے نبی، حضرت محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن عبد مناف بن قصي بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لؤي بن غالب بن فھر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن إلیاس بن مضر بن نذار بن معد بن عدنان اور عدنان کا تعلق اسماعیل بن ابراہیم، سے اور ابراہیم کا حضرت نوح علیہ السلام سے ہے۔

س۔۱۰ : آپ ﷺ کو کس چیز کے ذریعے نبی ورسول کا درجہ دیا گیا؟

ج: آپ کو لفظ اقرا کے ذریعے نبی بنایا گیا اور مدثر کے ذریعے رسول۔

س۔۱۱ : آپ ﷺ کے معجزے کونسے ہیں؟

ج: سب سے پہلا معجزہ قرآن ہے، جس نے ساری مخلوق کو صرف ایک آیت لانے سے عاجز کر دیا، فصاحت وبلاغت اور شدت ذہانت وعداوت کے باوجود مخالفین قرآن کریم کے مثل ایک چھوٹی سی سورت بھی نہیں لا سکے، دلیل ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُواْ بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ وَادْعُواْ شُهَدَاءكُم مِّن دُونِ اللّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ [البقرة : 23] ترجمہ: (اور اگر تم کو اس (کتاب) میں، جو ہم نے اپنے بندے (محمد ﷺ عربی) پر نازل فرمائی ہے کچھ شک ہو تو اسی طرح کی ایک سورت تم بھی بنا لاؤ اور خدا کے سوا جو تمہارے مددگار ہوں ان کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو)

اور ارشاد ربانی ہے:قُل لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى أَن يَأْتُواْ بِمِثْلِ هَـذَا الْقُرْآنِ لاَ يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيراً [الإسراء: 88] ترجمہ:(کہہ دو کہ اگر انسان اور جن اس بات پر مجتمع ہوں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہ لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کو مددگار ہوں)

س۔۱۲: کیا دلیل ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں؟

ج: ارشاد ربانی ہے: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىَ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللّهَ شَيْئاً وَسَيَجْزِي اللّهُ الشَّاكِرِينَ [آل عمران: 144]

ترجمہ:(اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ؟(یعنی مرتد ہو جاؤ؟) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا)

اور ارشاد باری تعالی ہے: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً [الفتح: 29] ترجمہ:(محمد ﷺ خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں سخت ہیں اور آپس میں رحم دل)

س۔۱۳: نبوت محمدی کی کیا دلیل ہے؟

ج: آپ ﷺ اللہ تعالی کے نبی ہیں جس کی دلیل ارشاد باری تعالی ہے: مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ [الأحزاب: 40] ترجمہ:(محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں اور خدا ہر چیز سے واقف ہے)

س۔۱۴: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو کس دعوت کے ساتھ مبعوث فرمایا؟

ج: اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنے کی دعوت کے ساتھ مبعوث فرمایا، نیز آپ ﷺ نے مخلوق میں سے فرشتوں، انبیاء، صالحین، حجر و شجر یعنی کسی بھی چیز کی عبادت کرنے سے منع فرمایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ [الأنبياء: 25]

(ترجمہ: اور جو پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ان کی طرف یہی وحی بھیجی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو) اور ارشاد ہے: وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ [طه: 36]

(ترجمہ: اور ہم نے ہر جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔) نیز ارشاد ربانی ہے: وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ [الزخرف: 45] ترجمہ: (اور (اے محمد ﷺ) جو اپنے پیغمبر ہم نے تم سے پہلے بھیجے ہیں ان سے دریافت کرلو۔ کیا ہم نے (خدائے) رحمٰن کے سوا اور معبود بنائے تھے کہ ان کی عبادت کی جائے) اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ [الذاريات: 56] (ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں)

مذکورہ دلائل قرآنی سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تخلیق صرف اپنی عبادت کے لئے فرمائی ہے، اور رسولوں کو اپنے بندوں کے پاس بھیج کر خالص اپنی عبادت کا حکم دیا ہے۔

س۔۱۵: توحید ربوبیت اور توحید الوہیت میں کیا فرق ہے؟

ج: توحید ربوبیت: یعنی رب کا کام: مثال کے طور پر پیدا کرنا، رزق دینا، موت وحیات دینا، بارش کا برسانا، پودوں کا اگانا، اور امور کی تدبیر کرنا۔

جبکہ توحید الوہیت کا مطلب ہے: بندے کا کام: مثال کے طور پر دعا کرنا، اللہ کا خوف، اس کی ذات پر بھروسہ کرنا، امیدیں اسی سے لگانا، اس کی جانب متوجہ ہونا، اس سے رغبت رکھنا، نذر ونیاز، استغاثہ اور ان کے علاوہ ساری عبادتیں صرف اسی ذات کے لئے کرنا۔

س۔۱۶ : وہ کونسی عبادتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کے لئے درست نہیں ہیں؟

ج: دعا، استعانہ، استغاثہ، جانوروں کا ذبح کرنا، نذر ونیاز، خوف، امید، توکل، انابت، محبت، خشیت، رغبت، ڈر، رکوع، سجدہ، تذلل، تعظیم، یہ سب الوہیت کی خاصیتوں میں سے ہیں۔

س:۱۷۔اللہ تعالیٰ کا سب سے عظیم حکم کیا ہے؟ اور کونسی چیز سے اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ روکا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا حکم یہ ہے کہ اسی ایک ذات کی عبادت کی جائے، اور سب سے زیادہ جس چیز سے منع فرمایا وہ شرک ہے، شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور سے مانگنا، یا دیگر عبادتوں میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کا قصد کرنا، لہٰذا جس نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کے لیے عبادت کی، تو اس نے اس چیز کو رب اور معبود کا درجہ دیا، اور اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں کسی اور کو شریک کیا۔

س:۱۸۔وہ کونسے تین مسائل ہیں، جن کا سیکھنا بھی ضروری ہے اور ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے؟

ج: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیدا کیا اور ہمارے رزق کا ذمہ لیا اور ہمیں ایسا بے کار نہیں چھوڑا، بلکہ ہماری طرف رسول بھیجا، لہٰذا جو شخص رسول کی اطاعت کرے گا جنت میں جائے گا اور جو نافرمانی کرے گا جہنم میں جائے گا۔

دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ: اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ کسی کو شریک کرنا پسند نہیں فرماتے، نہ کسی مقرب فرشتے کی شرکت کو اور نہ کسی نبی ورسول کی شرکت کو پسند کرتے ہیں۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ: جو رسول کی اطاعت میں آیا اور اللہ تعالیٰ کے وحدانیت کا اقرار کیا، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے مخالفین سے دوستی کرے، اگرچہ وہ رشتہ میں بہت قریبی کیوں نہ ہو۔(البتہ دعوتی نقطہ نظر سے قربت کرنی چاہیے)

س: ۱۹۔ لفظ ''اللہ'' کے کیا معنی ہے؟

ج: ایسی ذات جو ساری مخلوق کے لیے قابل عبادت وبندگی ہو۔

س: ۲۰۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کیوں پیدا کیا؟

ج: اس کی بندگی اور عبادت کے لیے۔

س: ۲۱۔ اس کی عبادت کیا ہے؟

ج: اسے ایک خدا ماننا اور اسی کی اطاعت وفرمانبرداری کرنا۔

س: ۲۲۔ اس کی کیا دلیل ہے؟

ج: ارشاد ربانی ہے: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ [الذاريات: 56]

(ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں)

س: ۲۳۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے ہم پر کیا فرض فرمایا؟

ج: ارشاد باری تعالیٰ ہے: لاَ إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَد تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِن بِاللّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىَ لاَ انفِصَامَ لَهَا وَاللّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ [البقرة: 256]

ترجمہ: (دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے ہدایت (صاف طور پر ظاہر اور) گمراہی سے الگ ہو چکی ہے تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور خدا پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور خدا (سب کچھ) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے)

س:۲۴۔ عروۃالوثقی سے کیا مراد ہے؟

ج: لاالہ الااللہ مراد ہے، اور لاالہ، میں تمام خداؤں کی نفی ہے، اور الااللہ میں اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا اثبات ہے۔

س:۲۵۔ نفی اور اثبات کیا ہے؟

ج: نفی یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ ہر اس چیز کا انکار جس کی عبادت وبندگی کی جاتی ہو، اور اثبات یعنی صرف عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، وہ اکیلا ہے۔

س:۲۶۔ اس کی کیا دلیل ہے؟

ارشاد ربانی ہے: وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاء مِّمَّا تَعْبُدُونَ [الزخرف : 26]

(اور جب ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ جن چیزوں کو تم پوجتے ہو میں ان سے بیزار ہوں)

آیت میں غیر اللہ کی عبادت سے نفی کی گئی اور إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي [الزخرف : 27] (ترجمہ: ہاں جس نے مجھ کو پیدا کیا) میں اس ذات کی عبادت کا اثبات ہے جو انسان کا خالق ومالک ہے۔

س:۲۷۔ طواغیت کتنے ہیں؟

ج: انسانوں میں بے شمار طواغیت گذرے ہیں، لیکن ان کے مشہور سربراہ پانچ ہوئے ہیں: جن میں سے ایک ابلیس ہے، جس پر اللہ کی لعنت ہوئی۔

س:۲۸۔شہادتین کے بعد افضل ترین اعمال کیا ہیں؟

ج: شہادتین کے بعد سب سے افضل عمل پنج وقتہ نماز ہے، نماز کے چند شرائط، ارکان اور واجبات ہیں، نماز کی پہلی شرط اسلام ہے، پھر عقلمند ہونا، پاکی، ستر کا چھپانا، قبلہ رخ ہونا، نماز کا وقت ہونا اور نیت ہے۔

جبکہ نماز کے ۱۴/ارکان ہیں: قدرت ہونے پر قیام کرنا، تکبیر تحریمہ، سورہ فاتحہ کا پڑھنا، رکوع، رکوع سے اٹھنا، سات اعضاء پر سجدہ کرنا، اعتدال، دونوں سجدوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھنا، ارکان کی ادائیگی میں اطمینان، ترتیب، آخری تشہد اور اس کے لیے بیٹھنا، نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنا اور سلام پھیرنا۔

اسی طرح نماز میں ۸ واجبات ہیں:

تکبیرہ تحریمہ کے علاوہ تمام تکبیروں کا کہنا، رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھنا، امام اور منفرد کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا، امام، مقتدی اور منفرد کا ربنا ولک الحمد کہنا، سجدہ میں سبحان ربی الاعلی کہنا، دونوں سجدوں کے درمیان ربی اغفرلی کہنا، تشہد اول کا پڑھنا، اور تشہد کے لیے بیٹھنا، ان کے علاوہ جو اعمال ہیں وہ سب سنت ہیں۔

س:۲۹۔ کیا اللہ تعالی مخلوق کو موت دینے کے بعد دوبارہ زندہ فرمائیں گے؟ اور ان کے اچھے اور برے اعمال کا حساب لیں گے؟ نیز کیا اطاعت کرنے والوں کو جنت میں اور کافرین اور مشرکین کو دوزخ میں داخل فرمائیں گے؟

ج: جی ہاں! دلیل ارشاد باری تعالی ہے: زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ [التغابن : 7] (ترجمہ: جو لوگ کافر ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ وہ (دوبارہ) ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو کہ ہاں ہاں میرے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤگے پھر جو کام تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں بتائے جائیں گے اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے) اور فرمان ہے: مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَى [طه : 55]

(اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے دوسری دفعہ نکالیں گے)

س:۳۰۔ غیر اللہ کے لیے ذبح کیے گئے کا کیا حکم ہے؟

ج: وہ کافر و مرتد ہے، اس کا ذبیحہ جائز نہیں، کیونکہ اس میں دو موانع جمع ہو گئے۔

اول یہ کہ اس کا ذبیحہ ایک مرتد کا ذبیحہ ہے اور مرتد کا ذبیحہ بالاجماع جائز نہیں ہے۔

دوسری مانع چیز یہ ہے کہ یہ ذبیحہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کے نام پر ذبح کیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اسے حرام کہا ہے: ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُل لاَّ أَجِدُ فِي مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّماً عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَن يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَماً مَّسْفُوحاً أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقاً أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّهِ بِهِ [الأنعام: 145] (ترجمہ: کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا بجز اس کے کہ وہ مرا ہوا جانور یا بہتا لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا کوئی گناہ کی چیز ہو کہ اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہو)

س:۳۱۔ شرک کتنی قسمیں ہیں بیان کیجیے؟

ج: شرک کی متعدد قسمیں ہیں: مردوں سے حاجت طلب کرنا، ان سے استغاثہ کرنا، ان کی جانب توجہ کرنا، وغیرہ۔

شرک دو طرح کے ہیں:

ایک شرک وہ ہے جس سے مسلمان ملت سے نکل جاتا ہے، جسے شرک اکبر کہا جاتا ہے۔

اور ایک شرک وہ ہے جس کے کرنے سے مسلمان ملت سے نہیں نکلتا، جسے شرک اصغر کہتے ہیں، جیسے ریا اور دکھلاوا وغیرہ۔

س:۳۲۔ نفاق کا مطلب کیا ہے اور اس کی کونسی کونسی قسمیں ہیں؟

ج: نفاق کی دو قسمیں ہیں:

نفاق اعتقادی اور نفاق عملی

نفاق اعتقادی: یہ وہ نفاق ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ذکر فرمایا، اور نفاق اعتقادی رکھنے والوں کے لئے دوزخ کا سب سے نچلا حصہ واجب کر دیا۔

نفاق عملی: نبی کریم ﷺ کی حدیث میں آیا ہے: أربع من كن فيه كان منافقاً خالصاً ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق، حتى يدعها: إذا حدث كذب، وإذا عاهد غدر، وإذا خاصم فجر، وإذا اؤتمن خان - ترجمہ: (چار خصلتیں جس کسی میں ہوں، وہ خالص منافق ہے، اور جس میں ان میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو گویا اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے، یہاں تک کہ (اس کے مومن ہونے کے لیے ضروری ہے کہ) وہ ان خصلتوں کو چھوڑ دے: (وہ خصلتیں یہ ہیں) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو دھوکہ دے، جب لڑے تو گالی گلوچ پر اتر آئے، اور امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے)

اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: : (آية المنافق ثلاث: إذا حدث كذب، وإذا وعد أخلف وإذا اؤتمن خان) ترجمہ: (منافق کی تین علامتیں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے، اور جب امانت رکھی جائے تو خیانت کرے)

بعض علماء نے کہا ہے: اسلام کی اصلیت کے ساتھ ساتھ اس طرح کا نفاق ہو سکتا ہے، لیکن نفاق کی یہ قسم اگر مستحکم ہو جائے تو ایسے شخص کے اسلام سے خارج ہونے کا خدشہ ہے، گرچہ کہ وہ نماز و روزہ کا اہتمام کرے اور اپنے آپ کو مسلم کہے۔

س۳۳: دین اسلام میں دوسرے درجہ پر کیا چیز ہے؟

ج: ایمان

س ۳۴: ایمان کے کتنے شعبے ہیں؟

ج: ایمان کے ستر یا اس سے کچھ زیادہ شعبے ہیں، جن میں سب سے بلند (لا الہ الا اللہ) کا کہنا ہے، اور سب سے ادنی راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے، اور حیا و شرم ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

س ۳۵: ایمان کے کتنے ارکان ہیں؟

ج: ایمان کے چھ ارکان ہیں، اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اس کے فرشتوں پر ایمان لانا، اس کی کتابوں پر ایمان لانا، اس کے رسولوں پر ایمان لانا، آخرت کے دن پر ایمان لانا اور اچھی یا بری تقدیر پر ایمان لانا۔

س ۳۶: دین اسلام کا تیسرا درجہ کیا ہے؟

ج: احسان ہے، احسان کا ایک رکن ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عبادت کی جائے گویا اُسے دیکھ رہے ہیں، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اس طرح عبادت کی جائے کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

س ۳۷: دوبارہ زندہ ہونے کے بعد کیا اعمال کا حساب ہوگا اور کیا لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا؟

ج: جی ہاں! لوگوں کے اعمال کا حساب کتاب ہوگا اور ہر ایک کو اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاؤُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى [النجم: 31]

ترجمہ: (اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب خدا ہی کا ہے (اور اس نے خلقت کو) اس لئے (پیدا کیا ہے) کہ جن لوگوں نے برے کام کئے ان کو ان کے اعمال کا (برا) بدلا دے اور جنہوں نے نیکیاں کیں ان کو نیک بدلہ دے)

س ۳۸: اگر کوئی دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کر دے، اس کا کیا حکم ہے؟

ج: وہ کافر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد دلیل ہے: زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَن لَّن يُبْعَثُوا قُلْ بَلَى وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ [التغابن : 7]

(ترجمہ: جو لوگ کافر ہیں ان کا اعتقاد ہے کہ وہ (دوبارہ) ہرگز نہیں اٹھائے جائیں گے۔ کہہ دو کہ ہاں ہاں میرے پروردگار کی قسم تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر جو کام تم کرتے رہے ہو وہ تمہیں بتائے جائیں گے اور یہ (بات) خدا کو آسان ہے)

س ۳۹: کیا کوئی امت ایسی ہے، جس کی جانب اللہ تعالیٰ نے ایک اللہ کی عبادت کرنے اور طاغوتوں سے اجتناب کی دعوت کے لیے اپنا رسول نہ بھیجا ہو؟

ج: اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کی جانب اپنے رسول بھیجے، جس کی دلیل آیت قرآنی ہے: وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ [النحل : 36] (ترجمہ: اور ہم نے ہر جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔)

س ۴۰ : توحید کی قسمیں کیا ہیں؟

ج: توحید کی تین قسمیں ہیں:

توحید ربوبیت: یعنی اللہ ذوالجلال کو اس کے افعال یعنی (کائنات، مخلوقات) کو پیدا کرنے اور مارنے وغیرہ میں اکیلا جاننا۔

توحید ربوبیت کا کفار بھی اقرار کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُلْ مَن يَرْزُقُكُم مِّنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أَمَّن يَمْلِكُ السَّمْعَ والأَبْصَارَ وَمَن يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيَّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَن يُدَبِّرُ الأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللّهُ فَقُلْ أَفَلاَ تَتَّقُونَ [يونس : 31]

((ان سے)پوچھو کہ تم کو آسمان اور زمین میں رزق کون دیتا ہے یا (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور بے جان سے جاندار کون پیدا کرتا ہے اور دنیا کے کاموں کا انتظام کون کرتا ہے۔ جھٹ کہہ دیں گے کہ خدا۔ تو کہو کہ پھر تم (خدا سے) ڈرتے کیوں نہیں؟)

الوہیت پر ایمان: اللہ ذوالجلال کو بندوں کے افعال، قول و فعل ظاہر و باطن کے لیے منفرد جاننا ہے اور اللہ تعالی کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرنا۔

توحید اسماء و صفات: یعنی اللہ تعالی کے ان اسماء اور صفات پر ایمان رکھنا جو اللہ تعالی نے اپنی ذات مبارک کے لیے ثابت کیے ہیں اور ان کی نفی کرنا جن سے اللہ تعالی نے نفی کی ہے۔

س ۴۱: اگر اللہ تعالی مجھے کوئی حکم دے تو اس سلسلے میں میرا کیا فرض ہے؟

ج: سات چیزیں واجب ہو جاتی ہیں:

(۱) اس حکم سے متعلق علم حاصل کرے۔ (۲) اللہ کے فرمان سے محبت کرے۔ (۳) حکم کو بجالانے کا عزم کرے۔ (۴) حکم پر عمل کرے۔ (۵) خالص ثواب کی نیت سے اس حکم کو شریعت کی روشنی میں پورا کرے۔ (۶) اللہ کے حکم کو ضائع کرنے والے اعمال سے خبردار رہے۔ (۷) حکم پر ثابت قدم رہے۔

س ۴۲: جب انسان کو یہ معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے توحید کا حکم دیا ہے اور شرک سے منع فرمایا ہے، تو کیا اس حالت میں اس پر یہ احکامات لاگو ہوتے ہیں؟

ج:

(۱)۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ بہت سے لوگ یہ جانتے ہیں کہ توحید حق ہے اور شرک باطل ہے، لیکن علم کے باوجود نظر انداز کرتے ہیں اور اس سلسلے میں سوال بھی نہیں کرتے، اسی طرح بہت سے لوگ یہ جانتے ہیں کہ سود حرام ہے، لیکن خرید وفروخت میں لگے رہتے ہیں اور اس کا شرعی علم حاصل نہیں کرتے، اسی طرح بہت سے

لوگ یتیم کے مال کو کھانے کی حرمت سے واقف ہوتے ہیں لیکن بغیر کسی سے دریافت کیے مال یتیم کے ذمہ دار بن جاتے ہیں۔

(۲)۔اللہ تعالی کی عطا کردہ چیزوں سے محبت کرنا اور اللہ تعالی کو ناپسندیدہ چیزوں کا انکار کرنا، لہٰذا بہت سے لوگ رسول سے محبت کا اظہار نہیں کرتے بلکہ بغض رکھتے ہیں، رسول کی لائی آیات سے بھی بغض رکھتے ہیں، حالانکہ انہیں یہ علم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی نے نازل کیا ہے۔

(۳)۔ عمل کرنے کا عزم، بہت سے لوگ واجب وفرض کو جانتے ہیں لیکن اس خوف سے عمل کرنے کا عزم نہیں کرتے کہ کہیں ان کی دنیا بدل نہ جائے۔

(۴)۔ عمل، بہت سے لوگ جب کسی عمل کا ارادہ کرتے ہیں تو انہیں شیوخ اور دیگر افراد بھی یہی عمل کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، لہٰذا وہ اس عمل خیر کو ترک کر دیتے ہیں۔

(۵)۔بہت سے عمل کرنے والے وہ لوگ ہیں جو عمل میں مخلص نہیں ہوتے اور اگر مخلص ہوتے ہیں، تو ثواب کی امید والے نہیں ہوتے ہیں۔

(٦)۔ عمل کرنے والوں میں ایک جماعت صالحین کی ہے، جو اعمال کے حبط ہونے سے خوف کھاتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: أَن تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ [الحجرات : 2] (ترجمہ:(ایسانہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو)

اور ساتواں درجہ اعمال کرنے والوں کا وہ ہے جو حق پر ثابت قدم رہتے ہیں اور سوء خاتمہ سے ڈرتے ہیں۔

س ۴۳: کفر کے معنی کیا ہے نیز اس کی قسمیں کیا ہیں؟

ج: کفر دو طرح کا ہے:

(۱)۔ایک کفر وہ ہے جس کے بعد انسان ملت سے خارج ہو جاتا ہے، جس کی پانچ قسمیں ہیں:

اول: کفر تکذیبی: ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لاَ يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ [الأنعام: 21] (ترجمہ: اور اس شخص سے زیادہ کون ظالم ہے جس نے خدا پر جھوٹ افتراء کیا یا اس کی آیتوں کو جھٹلایا۔کچھ شک نہیں کہ ظالم لوگ نجات نہیں پائیں گے)

دوم: تصدیق کے باوجود کبر وغرور کی وجہ سے کفر: ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلاَئِكَةِ اسْجُدُواْ لآدَمَ فَسَجَدُواْ إِلاَّ إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ [البقرة: 34] (ترجمہ: اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا)

سوم: کفر شکی: جسے کفر ظنی بھی کہا جاتا ہے، ارشاد باری تعالیٰ: وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ أَن تَبِيدَ هَذِهِ أَبَداً } إلى قوله تعالى: { ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلاً]

چہارم: کفر اعراضی: دلیل میں ارشاد ربانی ہے: [وَالَّذِينَ كَفَرُوا عَمَّا أُنذِرُوا مُعْرِضُونَ} [الأحقاف: 3]

(ترجمہ: اور کافروں کو جس چیز کی نصیحت کی جاتی ہے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں)

(۲)۔کفر اصغر: ایسا کفر جس سے انسان ملت سے خارج نہیں ہوتا، یہ کفر نعمتوں کے انکار سے متعلق ہے، دلیل ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَضَرَبَ اللّهُ مَثَلاً قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا رَغَداً مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللّهِ فَأَذَاقَهَا اللّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُواْ يَصْنَعُونَ [النحل: 112] (ترجمہ: اور خدا ایک بستی کی مثال بیان فرماتا ہے کہ (ہر طرح) امن چین سے بستی تھی ہر طرف سے رزق بافراغت چلا آتا تھا۔ مگر ان لوگوں نے خدا کی نعمتوں کی ناشکری کی تو خدا نے ان کے اعمال کے سبب ان کو بھوک اور خوف کا لباس پہنا کر (ناشکری کا) مزہ چکھا دیا)

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنّ الإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفّارٌ} [إبراهيم: 34] (ترجمہ: کچھ شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے)

س ۴۴: شرک کیا ہے اور شرک کی قسمیں کونسی ہیں؟

ج: شرک کی ضد توحید ہے، اور شرک کی تین قسمیں ہیں:

(۱) شرک اکبر، (۲) شرک اصغر، (۳) شرک خفی

شرک اکبر:

شرک اکبر کی چار قسمیں ہیں:

(۱)۔ شرک دعوت: ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعوُا اللّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدّينَ فَلَمّا نَجّاهُمْ إِلَى الْبَرّ إِذَا هُمْ يُشْرِكُونَ] [العنكبوت: 65] (ترجمہ: پھر جب یہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو خدا کو پکارتے (اور) خالص اُسی کی عبادت کرتے ہیں۔ لیکن جب وہ اُن کو نجات دے کر خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو جھٹ شرک کرنے لگے جاتے ہیں)

(۲)۔ شرک نیت: یعنی ارادۃ اور قصدا شرک کرنا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: مَن كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لاَ يُبْخَسُونَ- أُوْلَـئِكَ الّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلاّ النّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُواْ فِيهَا وَبَاطِلٌ مّا كَانُواْ يَعْمَلُونَ [هود: 15-16] (ترجمہ: جو لوگ دنیا کی زندگی اور اس کی زیب وزینت کے طالب ہوں ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا میں ہی دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں آتش (جہنم) کے سوا کوئی چیز نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے، سب ضائع)

(۳)۔شرک طاعت: ارشاد باری تعالیٰ ہے: اتَّخَذُواْ أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَاباً مِّن دُونِ اللّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُواْ إِلاَّ لِيَعْبُدُواْ إِلَـهاً وَاحِداً لاَّ إِلَـهَ إِلاَّ هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ [التوبة: 31]

(ترجمہ: انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا خدا بنالیا حالانکہ اُن کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے)

(۴)۔شرک محبت: ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللّهِ أَندَاداً يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّهِ وَالَّذِينَ آمَنُواْ أَشَدُّ حُبّاً لِّلّهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُواْ إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّهِ جَمِيعاً وَأَنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ [البقرة: 165] (ترجمہ: انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا خدا بنالیا حالانکہ اُن کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے)

۲۔شرک اصغر:

شرک اصغر یعنی ریا اور دکھلاوا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاء رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَداً [الكهف: 110] (ترجمہ: تو جو شخص اپنے پروردگار سے ملنے کی امید رکھے چاہیئے کہ عمل نیک کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بنائے)

۳۔شرک خفی:

شرک خفی کی دلیل ارشاد نبوی ﷺ ہے: **الشرك في هذه الأمة أخفى من دبيب النمل على الصفاة السوداء في ظلمة الليل** (ترجمہ: اس امت کا شرک تاریک رات میں سیاہ پہاڑ پر چونٹی کی چال کے آہٹ سے بھی زیادہ مخفی ہے۔)

س۴۵: قضاوقدر کے درمیان کیافرق ہے؟

ج: قدر' کالغوی مفہوم 'اندازہ کرنا،وزن کرنا،طے کرنااور مقرر کرنا' ہے۔

س۴۶: کیاخیر وشر میں تقدیر کاعموم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟

ج: خیر وشر میں تقدیر عمومی ہے، حضرت علیؓ سے مروی ہے: فرماتے ہیں: ہم بقیع میں ایک جنازے کے ساتھ تھے۔اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے اور بیٹھ گئے۔ ہم آپ ﷺ کے گرد بیٹھے آپ ﷺ کے پاس ایک چھڑی تھی ۔ آپ ﷺ نے سر جھکالیا اور چھڑی سے زمین کریدنے لگے۔ پھر فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں یا کوئی جان ایسی نہیں جس کا ٹھکانا بہشت اور دوزخ دونوں جگہ نہ لکھا گیا ہو اور یہ بھی کہ وہ نیک بخت ہوگی یابدبخت۔ایک شخص (حضرت علیؓ یاحضرت عمرؓ یاسراقہؓ) نے عرض کیایا رسول اللہ ﷺ پھر ہم اپنی قسمت کے لکھے پر بھروسہ کیوں نہ کرلیں اور عمل کرنا (محنت اٹھانا) چھوڑ دیں کیونکہ جس کا نام نیک بختوں میں لکھا ہے وہ ضرور نیک کام کی طرف رجوع ہوگا اور جس کا نام بدبختوں میں لکھاہے،وہ ضروربدی کی طرف جائے گاآپ ﷺ نے فرمایا بات یہ ہے کہ جن کا نام نیک بختوں میں ہے ، ان کو نیک کام کرنے کی توفیق دی جائے گی اور جو بدبخت ہیں ان کو بدی کرنے کی توفیق ملے گی ۔ پھر آپ ﷺ نے سورت واللیل کی یہ آیت : **فَامّا مَن أَعْطى وَاتّقَى وَصَدّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمّا مَن بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى** [الليل]

(جس نے (خدا کے رستے میں مال) دیا اور پرہیز گاری کی۔ اور نیک بات کو سچ جانا۔ اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے۔ اور جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا رہا۔ اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا۔ اسے سختی میں پہنچائیں گے) کی تلاوت فرمائی۔

س۴۷: لا الہ الا اللہ کے کیا معنی ہے؟

ج: عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے، اور اس کی دلیل ارشاد ربانی ہے: وَقَضَى رَبُّكَ أَلاَّ تَعْبُدُواْ إِلاَّ إِيَّاهُ (ترجمہ: اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے: کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو)۔

س:۴۸: نماز اور روزے کے بعد توحید کی کونسی قسم اللہ تعالی نے فرض فرمائی؟

ج: توحید عبادت، حکم ہے کہ اللہ وحدہ لا شریک کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو، نہ نبی ﷺ کی اور نہ کسی اور کی، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَداً [الجن: 18] ترجمہ: (اور یہ کہ مسجدیں (خاص) خدا کی ہیں تو خدا کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو)

س۴۹: افضل کون ہے، صبر کرنے والا فقیر یا شکر کرنے والا دولت مند؟ نیز صبر کی حد کیا ہے اور شکر کی حد کیا؟

ج: مالدار اور فقیر، صابر اور شاکر ہر ایک کا درجہ افضل ترین مومن کا ہے، ان میں سب سے افضل وہ ہے جو سب سے زیادہ تقوی والے ہو، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے)۔

جہاں تک صبر اور شکر کے حدود کا مسئلہ ہے: تو علماء کے درمیان یہ مشہور ہے کہ صبر وہ ہے جس میں جزع اور بے چینی کا اظہار نہ ہو اور شکر وہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں میں اس کی اطاعت و فرمانبرداری کا خیال رکھا جائے۔

س۵۰: اخیر میں آپ مجھے کیا نصیحت فرمائیں گے؟

ج: میری آپ کو نصیحت ہے کہ توحید میں گہرائی پیدا کریں، کتب توحید کا مطالعہ کریں، جس سے توحید کی حقیقت واضح ہو گی، اور اس شرک کی حقیقت سے آشنائی ہو گی جسے اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کہا ہے، جس کے کرنے پر عدم مغفرت کا اعلان فرمایا ہے، نیز شرک کرنے والے پر جنت حرام قرار دی ہے، اسی طرح شرک کرنے والے کے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں۔

حقیقت توحید کی معرفت ہی تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے، اسی کی بنیاد پر انسان شرک اور اس کی گندگیوں سے پاک وصاف مسلمان بنتا ہے۔

میرے لیے کوئی ایسی بات تحریر کریں جسے اللہ تعالی میرے لیے فائدہ مند بنائے۔

پہلی چیز جس کی میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں: نبی کریم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو اپنا مرکز بنائیے، چونکہ شریعت نبوی میں انسانوں کی ہر ضرورت کی تکمیل ہے، آپ کی لائی شریعت میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں ہے جس کے ذریعے بندہ اللہ تعالی اور اس کی جنت کو حاصل کر سکتا ہو، مگر یہ کہ شریعت میں اس کی جانب اشارہ کردیا گیا، اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کے ذریعے بندہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہو سکتا ہے مگر یہ کہ اسے شریعت نبوی میں واضح طور پر بتادیا گیا، اور اس سے آگاہ کردیا گیا، لہٰذا اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کو مبعوث فرماکر قیامت تک آنے والی اپنی مخلوق پر حجت قائم فرمادی ہے، نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بعد کسی انسان کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ تعالی پر حجت قائم کرے۔

اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ اور آپ کے برادران انبیاء علیہم السلام کے سلسلے میں ارشاد فرمایا:

إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِن بَعْدِهِ} إلى قوله تعالى: {لِئَلاَّ يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَكَانَ اللّهُ عَزِيزاً حَكِيماً

نبی کریم ﷺ نے اللہ کے پاس سے سب سے بڑی چیز جو لائی ہے وہ توحید عبادت اور دین خالص لائی ہے، جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے علاوہ تمام معبودان باطل کی شرکت سے پاک وصاف ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ (ترجمہ: اے (محمد ﷺ) جو کپڑا لپیٹے پڑے ہو۔اُٹھو اور ہدایت کرو)

اللہ تعالیٰ کے ارشاد: وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ کے معنی ہے، اپنے رب کی توحید اور خالص عبادت کے ذریعے تعظیم بجالاؤ، اللہ تعالیٰ کی جانب سے نبی کریم ﷺ کو یہ حکم نماز، زکاۃ، روزہ، اور حج وغیرہ دیگر شعائر اسلام سے پہلے دیا گیا۔

ارشاد ربانی قُمْ فَأَنذِرْ کے معنی ہے: کہ اے نبی کریم ﷺ اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت میں شرک کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈراؤ، اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ تنبیہ زنا، چوری، سود، ظلم اور دیگر بڑے بڑے گناہوں کے بارے میں تنبیہات سے قبل دی گئی۔

خالص ایک اللہ لاشریک لہ کی عبادت ہی دین کی اصل اور دین کا افضل ترین عمل ہے، اللہ تعالیٰ نے ساری مخلوق کو اسی مقصد سے پیدا فرمایا: جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: [وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ]

(ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں)

اور اللہ تعالیٰ نے اسی مقصد کے تحت انبیاء ورسولوں کو مبعوث فرمایا نیز اسی مقصد کے تحت کتابوں کو نازل فرما کر انسانوں کی رہنمائی فرمائی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

[وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللّهَ وَاجْتَنِبُواْ الطَّاغُوتَ]

(ترجمہ: اور ہم نے ہر جماعت میں پیغمبر بھیجا کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور بتوں (کی پرستش) سے اجتناب کرو۔)

اسی مقصد کے تحت مسلم اور کافر کے درمیان انسانوں کی تفریق عمل میں آئی، روز قیامت جو شخص اللہ تعالی کے پاس موحد کی حالت میں پہنچے گا، اور اس نے اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا ہوگا وہ جنت میں داخل ہونے کا مستحق قرار پائے گا، اور جو شخص اس حال میں پہنچے گا کہ اس نے اللہ تعالی کے ساتھ کسی غیر کو شریک کیا ہوگا تو جہنم میں داخلے کا مستحق قرار پائے گا، گرچہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والا کیوں نہ تھا، آپ کے لا الہ الا اللہ کہنے کا یہی مطلب ہے، چونکہ الہ یعنی معبود ہی سے خیر کے حصول اور شر کے دفع کی توقع اور امید کی جاسکتی ہے، معبود ہی اس بات کا مستحق ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور اس پر توکل کیا جائے۔

(یہ سوال وجواب شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کی تحریر کی روشنی میں تیار کیے گئے ہیں)

تمت

انسان پر سب سے زیادہ احسانات خالق ومالک، رب ذوالجلال کے ہیں جس نے اسے پیدا کیا اور پرورش فرمائی انسان پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ انسان اسے وحدہ لاشریک تسلیم کرے اسی لیے عقیدہ توحید تمام عقائد کی اساس اور تمام اعمال کا مدار ہے چنانچہ الہامی کتابوں میں بار بار اسی عقیدہ کا درس دیا گیا تمام ابنیاء کرام علی نبینا وعلیہم والسلام کی دعوت کا موضوع اول یہ عقیدہ رہا سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی نے اسی عقیدہ کی تبلیغ کے لیے طائف کے بازار میں پتھر بھی برداشت کیے سخت حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے مسلسل آگے بڑھے اور اس جہان کو عقیدہ توحید کی عظمتوں سے مالا مال کیا آپ نے اپنی امت پر بھی لازم کیا کہ وہ اس نور کو آگے بانٹتی رہے یہ امت مسلمہ کا طرہ امتیاز ہے کہ اس نے اتنی صدیوں کا طویل سفر مکمل کر لیا ہے اور اب تک عقیدہ توحید کی امین ہے۔

یہ کتاب اسی امانت کے تحفظ کی ایک کڑی ہے، اس میں عقیدہ سے متعلق ۵۰ اہم سوالات بنا کر ان کے جوابات پیش کیے گئے ہیں، تاکہ طالب علم اور عام فرد دونوں یکساں طور پر ان اہم باتوں سے واقف ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے۔ آمین

مبصر الرحمن قاسمی